راہ حق کے مسافر

کنول عروج راجپوت

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

NOVEL HUT

JazakAllah

قسط ۱

"حرم ابراہیم ! ! کیا شادی سے پہلے میرا اتنا بھی حق نہیں کہ میں تمہیں ایک دفعہ دیکھ سکوں؟" وہ اب منتیں کر کر کے تھک چکا تھا اس لیے آخری بار اکتاتے ہوئے بولا تھا۔

NOVEL HUT

"آذر سلیمان ! ! میں آپ سے کہیں دفعہ کہہ چکی ہوں کہ اگر آپ کو مجھ سے شادی کرنی ہے تو مجھے بغیر دیکھے کرنی ہوگی، ورنہ میرے امی ابو ابھی باہر ہی بیٹھے ہیں آپ انھیں جا کر انکار کر سکتے ہیں۔" اس نے سنجیدہ لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا۔

"دیکھیں حرم آپ کون سے زمانے میں رہتی ہیں یار، اب تو زمانہ بدل گیا ہے سب اپنی پسند سے ایک دوسرے کو جان کر شادی کرتے ہیں اور ایک آپ ہو جو نہ مجھ سے کال پر بات کرتی ہو، نہ میرے میسیجز کا جواب دیتی ہو، چلو یہ سب میں نے برداشت کر لیا لیکن کم از کم ایک دفعہ تو آپ کو دیکھ سکتا ہوں نا، میری امی بھی آپ لوگوں کے پاس کہیں دفعہ آپ کی پک مانگنے آئی، آپ لوگوں نے انکی بات بھی نہیں مانی۔" اس نے آخری بار کوشش کی۔

NOVEL HUT

"دیکھیں آزر سلیمان میں اپنے رب سے بہت محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، میں آپ کے لیے اپنے اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی، اگر آپ میرے نصیب میں ہوئے تو مجھے ایسے ہی مل جائیں گے اور اگر میرے نصیب میں نہ ہوئے تو میں آپکی جتنی باتیں بھی مان لوں آپ مجھے نہیں

ملیں گے۔ آپ بیشک انکار کر دیں، مجھے اور میرے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔" اسکا لہجہ قطعی تھا۔

"آپ جانتی ہیں شادی کے کارڈ بانٹ دئیے گئے ہیں، میں شادی سے انکار نہیں کر سکتا، رہی بات آپ کو دیکھنے کی تو جہاں میں نے اتنا صبر کیا وہاں میں نکاح تک اور صبر کر لوں گا۔" کہہ کر وہ رکا نہیں لمبے ڈگ بھرتا روم سے چلا گیا۔

___Kanwal_Umar_Rajput___

جب وہ سب سے چھپ چھپا کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ وہ چپ چاپ چلتے ہوئے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرا اتنا بڑا نہیں تھا لیکن سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ کمرے

کی ہر چیز اس کے مکین کے سلیقے کی گواہی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ سلام پھیر کر اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !!" اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام !!" اس نے جواب دیا۔

"آپ پھر آج یہاں چلی آئی، آپ سے کہا بھی تھا آئندہ میرے روم میں نہ آئیے گا۔" وہ اس سے نرم مگر سنجیدہ لہجے میں مخاطب ہوا جو کئی بار کی طرح آج پھر اس کے کمرے میں بغیر کسی توقف کے چلی آئی تھی، جس پر اسکی ڈانٹ کا بھی اثر نہیں ہوتا تھا، اپنے غصے پر ضبط کرتے ہوئے وہ جائے نماز تہ کرکے بیڈ پر چلا

آیا، جہاں اسکی اسائمنٹ اور کتاب پڑی تھی۔ وہ اس سے سختی سے ضرور پیش آتا تھا لیکن کبھی غصے سے مخاطب نہیں ہوا تھا۔

"کیوں؟ آپ کو کوئی اچھوت کی بیماری ہے جو میں آپ کے کمرے میں نہیں آ سکتی۔" وہ اٹھ کر بیڈ کے پاس کھڑی ہو گئی۔ اس کے جواب پر وہ بس نظریں گھما کر رہ گیا۔

"آپ سے پچھلی دفعہ کہا تھا کہ گھر سے باہر اپنا سر اور منہ ڈھانپ کر نکلا کریں۔" اس سے مخاطب ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اسائمنٹ لکھنے لگا۔

"میں تو ابھی بہت چھوٹی ہوں، اور چھوٹی بچیاں ڈوپٹہ نہ بھی کریں تو خیر ہوتی ہے۔" وہ بیڈ کی پائنتی پر بیٹھ چکی تھی۔

"آپ سے یہ کس نے کہا ہے؟" اس کی طرف دیکھے بغیر مصروف انداز میں پوچھا۔

"میں نے خود اور ویسے بھی ہمارے گھر میں تو بڑوں میں سے بھی کوئی بھی حرم آپی کی طرح پردہ نہیں کرتا۔" وہ بغیر کسی تاسف کے چہک کر بول رہی تھی۔ مصطفیٰ نے افسوس بھری آہ بھری۔

NOVEL HUT

"اچھا یہ بتاؤ مدرسے جاتی ہو؟" اسائمنٹ پر چلتا ہاتھ روک کر سر اٹھاتے پوچھا لیکن نظریں جھکی ہی ہوئی تھیں۔

"نہیں، یہ کونسی جگہ ہے؟" وہ اس کے پرکشش جھکی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو شاید ہمیشہ ہی جھکی رہتی تھی یا پھر اسے دیکھ کر جھک جاتی تھیں۔ اس نے سوچا۔

"جیسے آپ دنیا کی تعلیم سیکھنے سکول جاتی ہو نا ویسے ہی دینی تعلیم سیکھنے کے لیے لوگ مدرسے جاتے ہیں۔ آپ مدرسے میں ایڈمیشن لے لو یا پھر اگر میرے گھر روز آسکتی ہو تو میں حرم آپی سے بات کرتا ہوں وہ آپ کو پڑھا دیا کریں گی۔" وہ واپس اسائمنٹ لکھنے لگا۔

"ویسے تو مجھے ان باتوں میں دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر آپ سبق پڑھائیں گے تو میں ضرور پڑھنے آؤں گی۔" اسے مصطفیٰ سے کچھ خاص انسیت سی ہونے لگی تھی۔

"میں آپ کو نہیں پڑھا سکتا، حرم آپی ہی پڑھائیں گی اور جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جائیے گا۔" روکھا انداز۔

"کیوں؟ آپ مجھے کیوں نہیں پڑھا سکتے ہیں؟۔" اس نے اداسی سے پوچھا کیونکہ اسکا نظر انداز کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"بغیر کسی بڑی مجبوری کے ہمیں نامحرموں سے نہیں پڑھنا چاہیئے۔" وہی روکھا انداز۔

"میں تو آپ سے پڑھ رہی ہوں، اور آپ تو مصطفیٰ ہیں نامحرم تو نہیں ہیں۔" اس کی بات پر مصطفیٰ کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے مار دے۔ اس سے پہلے وہ

اسے جواب دیتا باہر سے آذر کی آواز گونجی تھی جو اسے آوازیں دے رہا تھا، جسے سن مرحا فوراً باہر کی طرف بھاگی تھی۔ اس کے جاتے ہی مصطفیٰ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

___Kanwal_Umar_Rajput___

"کہاں چلی گئی تھی تم؟ تم سے کہا بھی تھا کہ لاونج میں ہی بیٹھے رہنا۔" وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی مرحا سے مخاطب ہوا۔ ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

"بھیا!! وہ مجھے پیاس لگی تھی تو میں پانی پینے گئی تھی۔" اس نے جھوٹ بول کر ٹالنا چاہا۔ ساتھ وہ اپنے براؤن سلکی بالوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

"اچھا ! ! لیکن جہاں تک میرا خیال ہے میز پر پانی کا جگ موجود تھا۔" مرحا نے اپنی چوری پکڑے جانے پر زبان دانتوں تلے دبائی اور اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف ڈالا۔

"اچھا ! ! مجھے لگا جگ خالی ہو گیا ہے"۔ وہ بھی مرحا تھی اپنی غلطی کہاں ماننی تھی۔

NOVEL HUT

"مرحا ! ! آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے جھوٹ مت بولا کریں، اور آپ کو یہ جھوٹ بولنا کس نے سیکھایا ہے۔" پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے مصروف انداز میں سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"بھیا ! ! آپ سب گھر والوں سے سیکھا۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔
ازلان تو کچھ دیر کے لیے بول ہی نہ سکا۔

"محترمہ وضاحت کریں گی کہ ہم سب نے کیسے سیکھایا، میں نے تو ہمیشہ تمہیں جھوٹ بولنے پر ٹوکا ہے۔" اس نے موبائل واپس پاکٹ میں ڈال لیا۔

"بھیا ! ! یہی تو بات ہے آپ سب لوگ مجھے تو ٹوکتے ہیں لیکن خود کبھی اس بات پر عمل نہیں کرتے اور مصطفیٰ ابراہیم کہتے ہیں کہ بچے وہی سیکھتے ہیں جو ان کے گھر والے ان کے سامنے عمل کرتے ہیں۔" وہ بڑی اماوں کی طرح بولی۔

"اچھا بہت زیادہ نہیں بولنے لگی تم اور دوسری بات ہم نے تمہارے سامنے کب جھوٹ بولا۔" دونوں بہن بھائی اپنے آپ میں ایک تھے اپنی غلطی نہ ماننے والے۔

"بھیا ! ! ابھی کل کی تو بات ہے جب محلے کی آنٹی کل ماما کا پوچھ رہی تھی تو ماما نے مجھے کہا ان سے کہوں کہ وہ گھر میں نہیں ہیں اور تین دن پہلے آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ کل مجھے پیزا کھلائیں گے اور ابھی تک آپکی کل نہیں آئی، تو پھر یہ بھی تو جھوٹ ہوا نا۔" اس نے آنکھیں گھماتے اور ہاتھ جھلاتے بتایا۔

اس کی بات سن کر آزر کو صحیح معنوں میں احساس ہوا کہ کیسے بچوں کو ہم خود جھوٹ بولنا سیکھاتے ہیں، اور دوسری طرف انکو جھوٹ بولنے سے منع بھی

کرتے ہیں۔ اب آذر نے مزید کوئی سوال نہ کیا اور واپس موبائل میں مصروف ہو گیا۔

"بھیا آپ کے کام کا کیا بنا، آپی مانی یا نہیں؟" کچھ دیر خاموشی کے بعد مرحا دوبارہ گویا ہوئی۔

"نہیں مانی، بہت ضدی ہیں آپکی حرم آپی۔" اس نے اداسی سے کہا۔

NOVEL HUT

"تو پھر اب آپ کیا کریں گے، رشتہ ختم تو نہیں کر دیں گے؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"نہیں گڑیا ! ! وہ میری پہلی نظر کی محبت ہیں، اگر رشتہ ختم کرنا ہوتا تو امی کو رشتے کے لیے اتنا مناتا ہی نا۔" کہہ کر وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"بھیا ! ! ویسے یہ تو زیادتی ہے انہوں نے خود آپ کو دیکھ لیا ہے اور اب آپ کو دیکھنے نہیں دے رہیں۔" وہ بڑی اماؤں کی طرح بولی۔

"آہ ! ! ! یہی تو مسئلہ ہے کہ حرم ابراہیم نے مجھے ایک دفعہ بھی نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا، وہ جب بھی میرے سامنے آئی ہے، اسکی آنکھوں کو میں نے جھکا ہوا ہی پایا ہے ورنہ میں ضرور ان سے یہی بات کہتا۔" اس نے دہائی دیتے کہا۔

"اوو۔ تب ہی مصطفیٰ کی بھی پلکیں ہمیشہ جھکی ہی ہوتی ہیں۔" اس نے دل میں سوچا۔

"اچھا بھیا ! ! آپ سے ایک اور بات پوچھوں۔ یہ نامحرم کون ہوتا ہے؟ اور کیا ہم ان سے سبق نہیں پڑھ سکتے؟"

"کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ اور ابھی تم اس لفظ کو سمجھنے کے لیے چھوٹی ہو، بڑی ہو گی تو سمجھ آجائے گی۔"

"نہیں بھیا ! ! آپ مجھے ابھی بتائیں۔ مصطفیٰ ابراہیم کہتے ہیں کہ بغیر مجبوری کہ نامحرم سے نہیں پڑھنا چاہیے تو مجھے وجہ جاننی ہے کہ کیوں نہیں پڑھ سکتے۔" آج وہ ضرورت سے زیادہ دماغ کھا رہی تھی اور آذر خلاف معمول اس کے سوالوں پر غصہ کرنے کی بجائے تحمل سے جواب دے رہا تھا۔

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ تم بار بار اسکا نام کیوں لے رہی ہو، بڑا ہے تم سے بھائی کہا کرو۔" اس کے سر پر چپت لگاتے ڈانٹا۔

"بس مجھے انکا نام بہت اچھا لگتا ہے اس لیے انکا نام لیتی ہوں۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں نا۔" وہ ڈانٹ کا اثر لیے بغیر بولی۔

"دیکھو ہمارے کچھ محرم رشتے ہوتے ہیں، جیسے کہ میں، تمہارے پاپا، تمہارے ماموں، چاچو، تایا، نانا اور دادا یہ سب تمہارے محرم ہیں اور انکے علاوہ جو باقی مرد ہیں وہ سب تمہارے نامحرم ہیں۔" اس نے اسکے ذہن کے مطابق آسان لفظوں میں سمجھانا چاہا۔

"تو نامحرموں سے ہم سبق نہیں پڑھ سکتے؟" وہ انھیں دیکھتے پوچھ رہی تھی۔

"اسکا جواب تم ممی سے پوچھنا، بہت دماغ کھانے لگی ہو، ابھی گاڑی سے اترو گھر آگیا ہے۔" اس نے اسکی پونی کھینچتے ہوئے کہا۔ گاڑی ایک شاندار اور وسیع محل کے آگے رکی تھی۔

___Kanwal_Urooj_Rajput___

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ! !" مصطفیٰ نے حرم کے روم میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔ وہ عصر کی نماز ادا کر کے مسجد سے لوٹتے ہی حرم کے روم میں چلا ایا تھا۔ وہ اس وقت بلیک شلوار قمیض میں کافی چارمنگ لگ رہا تھا۔ حرم اس وقت اپنے بیڈ کی بیک سائیڈ بنے چھوٹے سے جائے نماز روم میں بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ تلاوت کی آواز سن کر مصطفیٰ باہر

صوفے پر ہی بیٹھ کر ویٹ کرنے لگا کیونکہ حرم اپنے رب سے ہم کلام تھی اور وہ خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔بیس منٹ بعد حرم نے تلاوت مکمل کر کے قرآن پاک کو چوم کر اونچی شیلف پر رکھا اور جوتے پہن کر باہر آئی۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مصطفیٰ ! ! آج کیسے آپی کی یاد آگئی۔" خوش اخلاقی سے گویا ہوئی اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ! ! میں نے سوچا ! ! آپ کچھ دنوں کی مہمان ہیں تو آپ کے ساتھ ان دنوں زیادہ ٹائم گزار لوں۔" اس نے مسکراتے جواب دیا۔

"شکریہ ! ! اللہ تمہیں جنت میں بہت سارے محل عطا کریں۔ یہ بتاؤ پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" مسکراتے پوچھا۔

"آمین آپی ! ! پڑھائی تو بلکل ٹھیک جا رہی ہے آپ یہ بتائیں آج آذر بھائی کیوں آئے تھے؟" اس کے پوچھنے پر وہ یکدم اداس ہوئی تھی۔

"وہی پرانی بات شادی سے پہلے ایک دفعہ دیکھنے کی۔" اداس لہجہ۔

NOVEL HUT

"آپی ! ! ویسے شریعت تو شادی سے پہلے ایک دفعہ دیکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ میرے خیال سے آپ کو انکی بات مان لینی چاہیے۔" مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہا۔

"مصطفیٰ بیشک اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ رشتہ طے کرنے سے پہلے اگر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو دیکھنا چاہتے ہوں، تو شریعتِ مطہرہ نے اجازت دی ہے کہ دونوں ایک نظر ایک دوسرے کو براہِ راست دیکھ سکتے ہیں، حدیث شریف میں اس دیکھنے کو شادی کے بعد محبت کا سبب بتایا گیا ہے۔" وہ سانس لینے کے لیے رکی اور پھر گویا ہوئی۔ "لیکن یہ صرف مستحب ہے، ایک دوسرے کو دیکھنا نہ تو شرعاً ضروری ہے اور نہ لازم ہے، بلکہ اگر گھر کی خواتین ہی یہ کام انجام دیں، تب بھی کافی ہے اور اگر کسی خرابی کا ڈر ہو تو اپنی کسی محرم خاتون کے ذریعے مخطوبہ (جس لڑکی سے نکاح کا ارادہ ہو) کے اوصاف معلوم ہو جائیں یا اس کے دیکھنے پر اکتفا کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔"

"یعنی آپی آپ کہنا چاہ رہی ہیں کہ شرعی طور پر اسکی اجازت ہے لیکن یہ لازم نہیں۔"

"بلکل ! ! اور میرے نزدیک ایک وجہ یہ بھی ہے کہ فرض کرو اگر شادی سے پہلے لڑکا مجھے ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے، اور پھر وہ کسی وجہ سے انکار کر دیتا ہے، پھر کوئی دوسرا لڑکا میرے رشتے کے لیے آتا ہے، اور پھر وہ بھی کسی وجہ سے انکار کر دیتا ہے تو ایسے نا جانے کتنے نامحرم مجھے دیکھ لیں گے اور اگر میں خود بھی ایک دفعہ دیکھنے لگ جاؤں تو ایسے میری نظر بھی کتنی دفعہ خراب ہو جائے گی، اس وجہ سے نہ میں خود کسی لڑکے کو دیکھ کر شادی کرنا چاہتی ہوں اور نہ کسی کو خود کو دیکھنے کی اجازت دیتی ہوں اور میری دعا ہے اللہ نے اب تک میری نظر کی حفاظت کی ہے تو ان شاء اللہ آگے بھی کریں گے۔" آخر میں مصطفیٰ کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"کچھ اور تو نہیں پوچھنا؟"

"آپی ! ! آج کل لوگ پسند کی شادی کر رہے ہیں، کیا آپکے دل میں ایک دفعہ بھی پسند کی شادی کا خیال نہیں آیا؟"

"تم یہ سوال کیوں پوچھ رہے ہو، کہیں تم نے کسی نامحرم لڑکی کی طرف تو نہیں دیکھا۔ میں بتا رہی ہوں اگر تم نے میرے رب کو ناراض کیا تو میں بھی تم سے بات نہیں کروں گی۔" آخر میں وہ گھوری نوازتے ہوئے اداسی سے بولی۔

NOVEL HUT

"نہیں آپی ! ! اللہ ایسے گناہ سے بچائے، آپ پریشان نہ ہوں وہ میرے بھی تو رب ہیں میں انھیں ناراض کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور فی الحال تو آپکی جو ہونے والی چھوٹی نند ہے نا، وہ بغیر کسی تکلف کے میرے روم میں چلی آتی ہے، اس نے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔"

"بری بات مصطفیٰ کسی کے پیٹھ پیچھے اسکی برائی نہیں کرتے، کیا تمہارے بینک اکاؤنٹ میں نیکیاں زیادہ ہو گئی ہیں جو کسی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر رہے ہو۔" اس نے غیبت پر ٹوکا۔

"سوری آپی ! ! بس ایسے ہی نکل گیا، اللہ جی سوری۔" اس نے کان پکڑے۔

"اللہ تم سے راضی ہوں۔" اس نے دعا دی۔

"آمین آپی اور آپ سے بھی ! ! اب سوال کا جواب تو دیں۔"

"آمین ! ! سچ کہوں تو میرے دل میں کبھی پسند کی شادی کا خیال نہیں آیا، بیشک اسلام عورت کو اسکی رضامندی سے شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن حرم ابراہیم اپنے رب کے پسند کیے ہوئے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اسے اپنے رب کی پسند پر یقین ہے اور کیا اللہ سے بہتر کوئی ہمارے لیے انتخاب کر سکتا ہے؟" اپنی بات مکمل کر کے آخر میں اس سے سوال کیا۔

"بیشک ہمارے لیے اللہ سے بہتر کوئی انتخاب نہیں کر سکتا ! !" اس نے تائید کی۔

"اچھا۔ رات کو تم جلدی کیوں امی ابو کے روم سے چلے آئے تھے، تم سے کہتی بھی ہوں کہ جب تک ابو سو نہ جایا کریں، انکی ٹانگیں دباتے رہا کرو۔" وہ نرم مگر سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی۔

"اصل میں آپی مجھے ایک ارجنٹ اسائمنٹ سیبمٹ کروانی تھی، آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔"

" گڈ ! ! آئندہ ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے اور یہ بتاؤ آج میں گھر نہیں تھی تو تم نے امی کے ساتھ کون کونسے کاموں میں مدد کروائی ہے۔"

"آپی اپنے قوز کی وجہ سے زیادہ تو نہیں کروا سکا بس اپنے اور آپ کے کمرے کی جھاڑو لگا دی تھی اور سالن کے لیے پیاز ٹماٹر بھی کاٹ دیئے تھے۔"

"ماشاء اللہ اللہ میرے بھائی کو جنت کے آٹھوں دروازے سے داخل کرے، جب میں اس گھر سے چلی جاؤں گی تو ماما کے ساتھ ایسے ہی ہیلپ کروانی ہے۔"

"مصطفیٰ بیٹا ! !" اس سے پہلے وہ دونوں مزید کوئی بات کرتے۔ باہر سے جنت بیگم کی آواز آئی تھی۔

آپی ممی بلا رہی میں چلتا ہوں۔ اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔" کہہ کر وہ باہر کی طرف لپکا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔" حرم نے جواب دیا۔

"اللہ جی مجھے قرآن پاک کی یہ آیت بہت پسند ہے۔" جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو، یا تم لوگ کوئی اور کام کرتے ہو یا اس میں مصروف ہوتے ہو، تو ہم تمہارے پاس ہوتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے کوئی بھی چیز ذرہ بھر بھی پوشیدہ نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔" سورہ یونس (آیت ٦١) اس نے آنکھیں بند کر کے زیر لب دہرایا اور دو بڑے بڑے آنسوؤں کے قطرے اسکے گلابی رخسار پر بہہ گئے۔

"اللہ جی ! ! آپ ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں، ہمیں دیکھ رہے ہیں پھر بھی ہم گناہوں سے باز کیوں نہیں آتے۔" وہ بھیگی آواز میں اپنے رب سے ہم کلام تھی۔

___Kanwal_Urooj_Rajput___

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

وہ دونوں مین دروازہ پار کر کے داخلی دروازے کی طرف بڑھے۔ لان میں مالی اپنے کام میں مصروف تھا۔ لان میں ہر قسم کے پھول موجود تھے۔ یہ محل نما گھر باہر سے جتنا پیارا تھا، اندر سے بھی اتنا ہی پیارا تھا۔ لاونج میں کچھ کچھ فاصلے پر تین بڑے فانوس لگے ہوئے تھے۔ گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

میرب بیگم لاونج میں بیٹھی ٹی۔ وی پر ڈرامہ دیکھنے میں مشغول تھی جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ آزر روم میں فریش ہونے چلا گیا جبکہ مرحا بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی۔

"ماما ! ! مجھے مدرسے کی تعلیم لینی ہے۔" وہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"ابھی تم سکول کی پڑھائی پر فوکس کرو اور جاؤ یہاں سے مجھے ڈرامہ دیکھنے دو۔"
وہ اسے ڈانٹ کر دوبارہ ڈرامہ دیکھنے میں مشغول ہو گئی۔

"نہیں ماما مجھے مدرسے کی تعلیم بھی لینی ہے، آپ پلیز مجھے روز حرم آپی کے گھر جانے دیں۔" وہ ضد کرنے لگی۔

"کیوں حرم آپی کے گھر تم نے روز کیوں جانا ہے۔" انہوں نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔

"وہ مجھے مدرسے کی تعلیم سیکھائیں گی اس لیے سکول سے واپسی پر آپ مجھے ان کے گھر بھیج دیا کریں۔" اس نے جیسے اپنا فیصلہ سنایا۔

"نہیں مرحا ! ! ابھی تم صرف گیارہ سال کی ہو جب چودہ پندرہ کی ہو جاؤ گی پھر مدرسے کی تعلیم حاصل کرنا، ابھی تم صرف سکول کی تعلیم حاصل کرو، تم دونوں ایک ساتھ نہیں کر پاؤ گی۔" انہوں نے دوبارہ منع کیا۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کر لے گی۔ (یہ ہمارے معاشرے کی تلخ حقیقت ہے جس میں سکول کی تعلیم کو تو ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن مدرسے کی تعلیم کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جو کہ سب سے زیادہ ضروری ہے کاش ہم اس بات کو سمجھ سکتے۔)

"نہیں ماما ! ! آپ کو پتہ ہے میں بہت ذہین ہوں میں پڑھ لوں گی، اگر آپ کو شکایت کا موقع ملا تو آپ پھر نہ پڑھنے دیجیئے گا۔" وہ بھی انھی کے انداز میں بولی اور اب کی بار وہ خاموش ہو گئیں۔

"اچھا ٹھیک ہے میں ڈرائیور سے کہہ دوں گی وہ تمہیں واپسی پر انکے گھر لے جایا کرے گا۔" اسکی ضد کے آگے انہوں نے ہار مان لی۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ مرحا اپنی ذہانت کے بارے میں زیادہ بات کرے اور ملازم وغیرہ سنیں۔

"تھینک یو ماما۔ آپ بہت اچھی ہیں۔" وہ انکے گال پر پیار کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا ! ! اب زیادہ مسکے لگانے کی ضرورت نہیں، مجھے ڈرامہ دیکھنے دو۔ اگر بھوک لگی ہے تو ملازمہ سے کہہ دو کھانا لگا دے گی اور بھائی سے بھی پوچھ لینا۔"

"اوکے ماما۔ اور ریان بھائی آ گئے ہیں آفس سے یا نہیں۔"

"نہیں ابھی نہیں آیا۔ کہہ رہا تھا آج تھوڑا لیٹ ہو جائے گا۔" انہوں نے سرسری سا بتایا اور واپس ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"اوکے ماما۔" وہ کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔

___Kanwal_Urooj_Rajput___

NOVEL HUT

کھانے سے فری ہو کر وہ آزر کے روم میں چلی آئی، آزر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے فون استعمال کر رہا تھا۔ وہ اس کے پاس بیڈ پر چلی آئی۔

"بھیا ! ! آپ کے پاس مصطفیٰ ابراہیم کا نمبر ہے تو مجھے ملا دیں، مجھے بات کرنی ہے۔"

"تمہیں ان سے کیا بات کرنی ہے؟" اس نے موبائل سے نظر ہٹا کر اس سے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"وہ مدرسے کا بتانا ہے کہ امی مان گئی ہیں۔ آپ پلیز کال ملا دیں۔"

NOVEL HUT

"اچھا ! ! میں ملا دیتا ہوں دو منٹ ویٹ کرو۔" اس نے کنٹیکٹ لسٹ سے مصطفیٰ کا نیم سرچ کر کے اسکا نمبر نکال کر کال ملائی۔

"یہ لو پکڑو بیل جا رہی ہے، جلدی بات کرنا میں واشروم سے ہو کر آیا۔" وہ اسے موبائل تھما کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ بیل کے بعد کال اٹھا لی گئی تھی۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ازلان بھائی کیسے ہیں آپ؟" سپیکر پر اسکی آواز گونجی۔

"وعلیکم السلام مصطفیٰ!! میں مرحا بول رہی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔

"آپ میرا نام کیوں لے رہی ہیں؟ بڑا ہوں آپ سے بھائی کہا کریں۔" اس نے سنجیدہ لہجے میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کا نام بہت پسند ہے اس لیے آپ کا نام لیتی ہوں۔ آپ کو میرا نام کیسا لگتا ہے؟" اس نے معصومیت سے وجہ بتاتے ہوئے آخر میں اپنے نام کا پوچھا۔

"بہت برا۔ تپا دینے والا انداز۔ یہ بتائیں آپکے پاس بھائی کا موبائل کیا کر رہا ہے؟" اچھے بچے موبائل استعمال نہیں کرتے۔"

"مجھے آپ کو کال کرنی تھی، اس لیے بھائی کال ملا کر دے کر گئے۔" اس نے وضاحت دی۔

"اوکے۔ کال کس لیے کی؟" اکتاہٹ بھرا انداز۔

"وہ میں نے ماما سے بات کی ہے، وہ مان گئی ہیں میں کل 2 بجے سکول سے واپسی پر مدرسے کے لیے آجاؤں گی۔" اس نے کال کرنے کی وجہ بتائی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں حرم آپی سے بات کر لوں گا۔ اللہ خافظ۔" اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی اس نے اپنی بات مکمل کر کے فوراً کال کاٹ دی تھی اور وہ فون کو دیکھتی رہ گئی۔

"کھڑوس نہ ہو تو ٹھیک سے بات بھی نہیں کر سکتے۔" اس نے موبائل کو گھورتے ہوئے منہ بسور کر کہا۔

"ہو گئی بات؟" آزر نے واپس آتے ہی پوچھا اور اس کے ہاتھ سے موبائل لیا۔

"جی بھیا بات ہو گئی، میں چلتی ہوں۔" کہہ کر وہ بیڈ سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

___Kanwal_Urooj_Rajput___

"مجھے ملک شیک بنا دو۔" ملازمہ کچن صاف کرنے میں مشغول تھی جب مرحا کچن میں آئی۔

NOVEL HUT

"جی چھوٹی بی بی ! ! آپ بیٹھیں میں ابھی بنا دیتی ہوں۔" کہہ کر وہ فریج سے آم نکالنے لگی جبکہ مرحا کچن میں موجود ڈائنگ ٹیبل سے کرسی نکال کر بیٹھ گئی۔

"سنو ! ! تم سے ایک بات پوچھوں؟؟" مرحا نے پوچھا۔

"جی چھوٹی بی بی پوچھیں۔" وہ ساتھ ساتھ آم کاٹ رہی تھی۔

"کیا ہم نامحرم سے مدرسے کا یا کوئی بھی سبق نہیں پڑھ سکتے؟" وہ ایسی ہی تھی جب تک کسی بات کا جواب اسے مل نہ جائے، وہ اس بات کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔

NOVEL HUT

"بی بی جی اب تو سب لوگ نامحرموں سے ہی پڑھتے ہیں البتہ پہلے زمانے والے لوگ نامحرموں سے نہیں پڑھتے تھے۔ لڑکوں کو صرف مرد پڑھاتے تھے اور لڑکیوں کو عورت اور پہلے تو سب پردہ بھی کرتے تھے، جس کسی راستے سے عورت گزر رہی ہو، مرد اس راستے سے پیٹھ کر کے گزر جایا کرتے تھے، اب تو نہ

پہلے جیسے لوگ رہے نہ پہلے جیسا پردہ رہا۔ اب تو سب سوشل میڈیا پر اپنی ویڈیوز ڈال رہے ہوتے ہیں۔" اس نے اپنے علم کے مطابق جواب دیا۔ وہ ملک شیک بنا چکی تھی، اس نے گلاس میں ڈال کر مرحا کے سامنے رکھا اور اپنے کام میں واپس مشغول ہو گئی۔

"یعنی کہ اب اس طرح کے لوگ نہیں ہیں؟" اس نے سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

NOVEL HUT

"نہیں چھوٹی بی بی جی ! ! کچھ لوگ ابھی بھی ایسے ہیں جو اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں، بلا وجہ نامحرموں سے بات نہیں کرتے، نامحرم سامنے آئے تو نظریں جھکا لیتے ہیں۔" وہ ساتھ کچن کی شیلف صاف کر رہی تھی۔

"جیسے مصطفیٰ ابراہیم۔" وہ ہلکا سا بڑبڑائی اور ملک شیک فینیش کیا۔

"بی بی جی آپ نے کچھ کہا؟" اسے ہلکا سا کچھ سنائی تو دیا لیکن سمجھ نہیں آیا تھا۔

"نہیں۔ ملک شیک اچھا بنا تھا۔ میں چلتی ہوں۔" کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

NOVEL HUT

___Kanwal_Urooj_Rajput___

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :Kanwal Urooj Rajput